یہودیت اور اسلام میں گناہ کبیرہ کا تصور اور اقسام

Concept of Major Sin and its Types in Judaism and Islam

* ڈاکٹر محمد اکرام اللہ

** ڈاکٹر جنید اکبر

Abstract

There are numerous religions followed by mankind and every religion has concept of sin in it. Judaism is one of the ancient religions having concept of sin defined as disobedience of God. Islam also puts light on sin having the same meaning as in Judaism. This article describes sin and its categories in both the religions in major and minor sins. In Judaism sin is considered major while its punishment is death. On the contrary Islam's description about major sins (the wrath of curses and curses of Allah or the strict promise of hell or punishment) includes a large number of sins in it. This discussion has resulted that although the punishments of sins are different from each other, yet both the religions have similar concept about it. The article has further elaborated these differences and that how a true follower of religion can become instrumental in reducing major social problems.

Keywords: Gunāh (Sin), Gunāh-e-kabīrah (major sin), Judaism, Islam.

تمہید:

انسان اپنی تخلیق کے بعد سے ہی مذہب[1] سے وابستہ رہا ہے اور احکام خداوندی کی روشنی میں اپنی زندگی کے مراحل کو طے کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ امر ربّی کی اطاعت و فرمانبرداری پر اسے اجر و ثواب کی بشارتیں اور نوید سنائی گئی ہے جبکہ امر الٰہی سے انحراف اور سرتابی پر اسے عذاب و سزا کی وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ ثواب و عذاب کی ان اصطلاحوں سے پہلے نیکی اور گناہ کی اصطلاحات وجود میں آئیں اور امر خداوندی کی تعمیل نیکی اور امر خداوندی سے انحراف کو گناہ شمار کیا گیا ہے۔

دنیا میں مختلف نظریات و عقائد کے حامل تمام ادیان میں نیکی اور بدی کا تصور[2] موجود ہے بالخصوص مذاہبِ ساویہ یعنی الہامی مذاہب میں نیکی و بدی کا تصور اور اس پر مرتب ہونے والے اثرات یعنی ثواب و عذاب کی بحث ایک ایسی بحث ہے جو ان میں موجود مشترکات کا ایک نمایاں پہلو ہے۔

الہامی مذاہب میں سب سے قدیم مذہب یہودیت ہے جو شریعتِ موسوی کی علمبردار ہے اور تورات کی روشنی میں اپنی عبادات اور مذہبی رسومات کو ادا کرنے کا اہتمام کرتی ہے اور اپنے افکار و نظریات کے بیان میں تورات کو ہی بنیادی مصدر مانتی ہے جبکہ سب سے آخری مذہب اسلام ہے جس کے متبعین شریعتِ محمدی کے تابع فرمان ہیں اور قرآن مجید کو اپنے عقائد و نظریات اور افکارات کی کلید مانتے ہیں۔

مذکورہ بالا دونوں مذاہب میں ایسے مشترکات موجود ہیں جو ان مذاہب کے پیروکاروں کے سامنے اس بات کو عیاں کرتے ہیں کہ ان دونوں مذاہب کی بنیادیں ایک ہی ہیں۔ مشترکات کی اس بحث میں آئندہ سطور میں ان دونوں مذاہب میں گناہ کے بارے میں پائے جانے والے تصورات اور گناہوں کی تقسیم کے بارے میں بحث کی جائے گی۔ اس سلسلے میں یہود کو دیئے جانے والے احکامات عشرہ کو بنیاد بنا کر اسلام میں ان احکامات کی موجودگی اور عدم موجودگی پر بحث کی جائے گی۔

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ و دینیہ، جامعہ ہری پور۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ و دینیہ، جامعہ ہری پور۔

گناہ کیا ہے:

اس سے پہلے کہ بحث شروع کی جائے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کو جاننے کی کوشش کی جائے کہ "گناہ" ہے کیا؟ آیا اس کی کوئی متعین تعریف ہے جس پر انسانی اعمال کو پرکھ کر نیک و بد میں امتیاز کیا جا سکے۔

گناہ سے مراد ہر وہ کام ہے جس سے بچنا از روئے شرع واجب ہو۔[3] گناہ اور غلطی (خطیئة) میں فرق یہ ہے کہ "خطیئة" میں نادانستگی کا پہلو غالب ہوتا ہے جبکہ گناہ دانستہ طور پر کیا جاتا ہے۔[4] تعریف میں شریعت کی قید اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ قرآن و سنت کی طرف رجوع کیا جائے۔ اس بارے میں قرآن مجید "**البر**" کا لفظ استعمال کرتا ہے جس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ ہر وہ کام جو "البرّ" کے دائرے سے خارج ہو گا وہ اثم کہلائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ''[5]

''نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ، یوم آخر، ملائکہ اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے پورا کریں اور تنگی و مصیبت اور (حق و باطل کی) جنگ میں صبر کریں یہ ہیں راست باز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔''[6]

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

''وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى''[7]

''یہ کوئی نیکی کا کام نہیں ہے کہ تم اپنے گھروں میں پیچھے کی طرف سے داخل ہو۔ نیکی تو اصل میں یہ ہے کہ آدمی اللہ کی ناراضگی سے بچے۔''[8]

"بر" کا ایک اور مطلب اس آیت میں مذکور ہے:

''لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ''[9]

''تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ تم وہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو۔''[10]

درج بالا آیات کے مطابق نیکی کے کام حسب ذیل ہیں:

1. اللہ پر ایمان لانا۔
2. فرشتوں اور روزِ قیامت پر ایمان لانا۔
3. انبیاء اور ان پر نازل کردہ کتب پر ایمان لانا۔

4. اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنا۔
5. نماز قائم کرنا۔
6. زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرنا۔
7. عہد کی پاسداری کرنا۔
8. تکالیف و مشکلات اور حالتِ جنگ میں صبر کا دامن تھامے رکھنا۔
9. اللہ کی ناراضگی سے بچنا۔

اب جو شخص بھی ان کاموں کی مخالفت کرے گا اس کا عمل گناہ کہلائے گا۔ گویا اللہ پر ایمان نہ لانا، فرشتوں، انبیاء، آسمانی کتب اور روزِ قیامت پر ایمان نہ لانا، اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے اجتناب، نماز کا قائم نہ کرنا، زکوٰۃ کی عدم ادائیگی، عہد کی خلاف ورزی اور تکالیف و مشکلات اور حالتِ جنگ میں صبر کا دامن چھوڑ دینا، یہ سب امور گناہ شمار ہوں گے۔

گناہ کی تعریف حدیثِ نبوی ﷺ میں یوں کی گئی ہے:

"الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ"[11]

"نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو اس پر لوگوں کے مطلع ہونے کو ناپسند کرے۔"

گناہ کی اقسام:

گناہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ اس بارے میں علمائے اسلام میں دو آراء پائی جاتی ہیں۔

گناہ صغیرہ کا کوئی وجود نہیں بلکہ ہر گناہ کبیرہ گناہ ہے۔ جن گناہوں کو صغیرہ کہا جاتا ہے وہ ان گناہوں سے اعلیٰ درجہ کے گناہوں کی طرف نسبت کرنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ مثلاً: زنا کی بنسبت غیر محرم کا بوسہ لینا صغیرہ کہلائے گا۔ اس نقطہ نظر کے حاملین میں ابو اسحاق اسفرائینی،[12] قاضی ابو بکر باقلانی،[13] امام الحرمین، ابن القشیری[14] اور ابن فورک[15] شامل ہیں۔[16]

جمہور علماء کے نزدیک گناہوں کی تقسیم کبیرہ اور صغیرہ میں کی جاتی ہے کیونکہ بعض گناہ ایسے ہیں جن کی وجہ سے انسان کے عادل ہونے میں فرق آجاتا ہے جبکہ بعض گناہ ایسے ہیں جن کی وجہ سے وصفِ عدالت مجروح نہیں ہوتا۔[17] ان حضرات نے "كَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ"[18] (کفر، گناہ اور نافرمانی کو تم سے ناپسند کیا ہے۔)[19] سے استدلال کرتے ہوئے گناہ کے تین درجات بتائے ہیں اور بعض گناہوں کو کفر سے کمتر اور عصیان سے برتر قرار دیتے ہوئے "فسق" کے درجے میں شمار کیا ہے اور اس کی دلیل آیتِ قرآنی "الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ"[20] (جو چھوٹے گناہوں کے سوا بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں)[21] کو قرار دیا ہے۔

یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ قرآن کریم میں "کبائر" سے اجتناب پر دیگر گناہوں کی معافی کا اعلان بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ گناہوں کی کبیرہ اور صغیرہ میں تقسیم درست ہے نیز یہ تقسیم اللہ رب العزت کی طرف سے کی گئی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

"إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ"[22]

"اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جارہا ہے تو تمہاری (چھوٹی موٹی) برائیوں کو ہم تمہارے حساب سے ساقط کردیں گے۔"[23]

گناہ کی کبیرہ اور صغیرہ میں تقسیم کے قائلین نے کبیرہ کی تعریفات یہ کی ہیں:

1. ہر وہ گناہ جس پر اللہ کے غضب اور لعنت کا تذکرہ ہو یا جہنم کی وعید مذکور ہو وہ کبیرہ گناہ ہے۔
2. ہر وہ گناہ جس کے مرتکب پر حد شرعی واجب ہو کبیرہ گناہ کہلائے گا۔
3. ہر وہ گناہ جس کے ارتکاب پر سخت وعید دارد ہوئی ہے وہ کبیرہ گناہ ہے۔[24]

کبیرہ گناہ کی تعریف:

گناہ کبیرہ کی تعریف قرآن وحدیث اور اقوال سلف کی تشریحات کے ماتحت یہ ہے کہ جس گناہ پر قرآن میں کوئی شرعی حد یعنی سزا دنیا میں مقرر کی گئی ہے یا جس پر لعنت کے الفاظ وارد ہوئے ہیں یا جس پر جہنم وغیرہ کی وعید آئی ہے وہ سب گناہ کبیرہ ہیں، اسی طرح ہر وہ گناہ بھی کبیرہ میں داخل ہو گا جس کے مفاسد اور نتائج بد کسی کبیرہ گناہ کے برابر یا اس سے زائد ہوں اور جو گناہ صغیرہ جرأت و بیباکی کے ساتھ کیا جائے وہ بھی کبیرہ ہے۔[25]

گناہ کبیرہ کتنے ہیں؟

گناہ کبیرہ کی تعداد کتنی ہے اس بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ بعض حضرات نے انھیں سات شمار کیا ہے جبکہ بعض نے ستر کی تعداد بتائی ہے[26] لیکن حقیقت یہ ہے کہ کبیرہ گناہ کی تعریف کے اعتبار سے ان کی کوئی متعین تعداد نہیں ہے کیونکہ قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ میں بے شمار گناہوں پر وعیدیں مذکور ہیں علاوہ ازیں صغیرہ گناہوں پر اصرار کی صورت میں یہ فہرست مزید طویل ہو جاتی ہے۔ اس لئے پہلے ہم یہودیت میں گناہ کے تصور اور اس کی اقسام سے بحث کرتے ہیں تاکہ یہودیت میں موجود گناہ کبیرہ کو جاننے کے بعد اس بات کا جائزہ لیں کہ اسلام میں ان گناہوں کو کس زمرے میں شمار کیا گیا ہے۔

یہودیت میں گناہ کا تصور:

یہودی نقطہ نظر کے مطابق خدا کے لازم کردہ احکامات سے دانستہ انحراف یا خدا کے منع کردہ امور کا دانستہ ارتکاب "گناہ" کہلاتا ہے۔[27] ان کے مطابق چھ سو تیرہ احکامات (613 Mitzvots) جن میں ۲۴۸ مثبت خدائی احکام اور ۳۶۵ نواہی ہیں[28]، میں سے کسی ایک کی بھی خلاف ورزی گناہ کے زمرے میں آتی ہے کیونکہ یہودی تعلیمات میں ارتکابِ گناہ کو زندگی کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔[29]

یہودیت میں گناہوں کی تقسیمات:

یہودیت میں گناہوں کی دو تقسیمات ہیں:

عمومی تقسیم:

اس اعتبار سے یہودیت میں گناہ کے تین درجات ہیں:[30]

1. دانستہ گناہ Intentional Sin (Pasha or mered)
2. شہوت انگیز گناہ Uncontrolled Sin (Avon) یعنی ایسا گناہ جو کسی مرضی کے خلاف کیا جائے اور حقیقی باطنی خواہشات کے زمرے میں نہ آتا ہو۔ یہ گناہ بھی دانستہ طور پر کیا جاتا ہے۔
3. نادانستہ گناہ Unintentional Sin (Cheit) ۔

باعتبارِ سزا تقسیم:[31]

یہودیت میں گناہوں کی ایک اور تقسیم بھی ہے جو مرتکبِ گناہ کو ملنے والی سزا کے اعتبار سے ہے۔ سزاؤں کے اعتبار سے گناہوں کی عمومی تقسیم حسبِ ذیل ہے:[32]

1. وہ گناہ جن کی سزا یہ ہے کہ پتھر مار کر ہلاک کر دیا جائے۔ ان گناہوں میں اپنی حقیقی اور سوتیلی ماں کے ساتھ زنا کرنا، اپنی بہو یا کسی دوسرے شخص کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا، لواطت کرنا، بتوں کی پوجا کرنا، جادو کرنا، کسی کو بت پرستی کے لئے قائل کرنے کی کوشش کرنا، یوم السبت کی حرمت کو پامال کرنا، اللہ کے ناموں میں سے کسی نام کو برا کہنا اور اپنے والدین کو برا بھلا کہنا وغیرہ شامل ہیں۔
2. وہ گناہ جن کی سزا آگ میں جلا کر مار ڈالنا ہے۔ ان گناہوں میں اپنی حقیقی یا سوتیلی بیٹی، نواسی یا پوتی کے ساتھ زنا کرنا، اپنی ساس یا اس کی ماں کے ساتھ زنا کرنا اور اپنے سسر کی ماں کے ساتھ زنا کرنا شامل ہیں۔
3. وہ گناہ جن کی سزا گلا گھونٹ کر مار دینا ہے۔ ان گناہوں میں کسی دوسرے کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا، اپنے والدین کو زخمی کرنا، کسی اسرائیلی کو اغواء کرنا، غلط پیش گوئی کرنا یا دوسرے خداؤں کے نام پر پیش گوئی کرنا اور بغاوت کا ارتکاب کرنا شامل ہیں۔
4. وہ گناہ جن کی سزا سر قلم کر دینا ہے۔ ان گناہوں میں کسی کو ناحق قتل کر دینا اور کسی ایسے شہر کا فرد ہونا جس کے رہنے والے گمراہی کا شکار ہو گئے ہوں شامل ہیں۔
5. کیرت (Karet): اس کے لئے ایک اور اصطلاح (Death by the hands of Heaven) بھی استعمال ہوتی ہے۔ اس سے مراد ایسے گناہ ہیں جن کے ارتکاب کی وجہ سے انسان ساٹھ سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔ اس قسم کے تحت چھتیس (36) گناہ آتے ہیں، مثلاً: اپنی حقیقی یا سوتیلی ماں کے ساتھ زنا کرنا، اپنی بہو کے ساتھ زنا کرنا، لواطت کرنا، جانور کے ساتھ بد فعلی کرنا، کسی عورت اور اس کی بیٹی دونوں کے ساتھ ناجائز تعلقات استوار کرنا، کسی شادی شدہ عورت کے ساتھ ناجائز تعلق رکھنا، ناپاکی کی حالت میں عبادت گاہ میں داخل ہونا، قربان گاہ کے باہر قربانی کرنا، یومِ کپور کے موقع پر کھانا کھانا وغیرہ وغیرہ۔[33]
6. کوڑوں کی سزا (Flogging): یہ سزا در حقیقت تادیبی کارروائی کے طور پر دی جاتی ہے یا پھر ان گناہوں کے ارتکاب پر دی جاتی ہے جن کی سزا تورات میں مذکور نہیں ہے۔ تورات میں چالیس (40) ضربوں کی سزا کا ذکر ہے لیکن تالمود میں اس سزا کو انتالیس (39) کر دیا گیا ہے اور لازم کیا گیا ہے کہ تین ضربیں ایک ساتھ ماری جائیں تا کہ سزا میں زیادتی کا احتمال رفع ہو سکے۔ ان ضربوں سے موت کے وقوع کے خدشے کو ختم کرنے کے لئے یہ بات بھی لازم ہے کہ مضروب کی جسمانی حالت کا معائنہ کیا جائے کہ آیا وہ اس سزا کا متحمل بھی ہے یا نہیں۔ اس سزا کا اطلاق ان گناہوں کے ارتکاب پر کیا جائے گا جن کے کرنے سے تورات نے منع کیا ہے علاوہ ازیں بطورِ تادیب بھی یہ سزا دی جا سکتی ہے، مثلاً کوئی شخص عبادت گاہ کے پہرے پر مامور تھا اور اس دوران وہ سو گیا تو اسے یہ سزا دی جائے گی۔[34]
7. مالی جرمانہ (Monetary fines): یہ سزا عموماً ان گناہوں پر دی جاتی ہے جن کا ارتکاب نادانستگی میں کیا گیا ہو، مثلاً: پڑوسی کی زمین میں جانور کا چلے جانا وغیرہ۔ ان جرمانوں کے عائد کرنے کا مقصد خدا کو گناہ سے صرفِ نظر کرنے یا اسے نیک عمل سے بدلنے کے لئے رشوت دینا نہیں اور نہ ہی یہ مرتکبِ گناہ کے لئے سزا ہے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ گناہ کا ارتکاب کرنے والے کو اپنے ضمیر اور روح کی دوبارہ پاکیزگی کا موقع دینا ہے۔[35] ۔ بائبل میں مذکور ہے کہ چوری کرنے پر بھی مالی جرمانہ ادا کرنا پڑے گا اس طرح چوری بھی ان گناہوں میں شامل ہو جائے گی جن کی سزا مالی جرمانہ ہے۔[36]
8. اوپر بیان کردہ تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہودیت میں صرف ان گناہوں کو بڑے گناہ مانا جاتا ہے جن کی سزا موت ہے دیگر تمام گناہ چھوٹے گناہ سمجھے جاتے ہیں۔ اس اعتبار سے اگر ہم کبیرہ گناہوں کی فہرست بنائیں تو درج ذیل گناہ کبیرہ کے زمرے میں آتے ہیں:
    1. بت پرستی / شرک
    2. زنا اور اس کی تمام صورتیں
    3. جادو کرنا

4. لواطت کرنا
5. والدین کو برا بھلا کہنا اور انھیں تکلیف پہنچانا
6. یوم السبت کی حرمت کو پامال کرنا[37]
7. ناحق قتل کرنا
8. خدا کے ناموں سے کسی نام کو برا کہنا[38]

ان گناہوں کی فہرست میں مزید اضافہ اس وقت ہوتا ہے جب ہم یہود کے احکامات عشرہ کا جائزہ لیتے ہیں۔ یہود کے احکاماتِ عشرہ یہ ہیں:

1. میرے حضور تُو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔[39]
2. تُو کسی بھی شے کی صورت پر خواہ وہ اُوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا نیچے پانیوں میں ہو، کوئی بت نہ بنانا۔[40]
3. تُو خداوند اپنے خدا کا نام بری نیت سے نہ لینا کیونکہ جو کوئی اُس کا نام بری نیت سے لے گا تو خداوند اُسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔[41]
4. سبت کے دِن کو یاد سے پاک رکھنا۔[42]
5. اپنے باپ اور ماں کی عزت کرنا تاکہ تیری عمر اُس ملک میں جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے، دراز ہو۔[43]
6. تُو خون نہ کرنا۔[44]
7. تُو زِنا نہ کرنا۔[45]
8. تُو چوری نہ کرنا۔[46]
9. تُو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔ تُو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ تُو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اُس کے غلام یا اُس کی کنیز کا، نہ اُس کے بیل یا گدھے کا، اور نہ اپنے پڑوسی کی کسی اور چیز کا۔[47]

احکاماتِ عشرہ میں باقی احکام تو وہی ہیں جو اوپر دی گئی فہرست میں مذکور ہیں لیکن چوری نہ کرنا،[48] پڑوسی کے حقوق کا خیال نہ کرنا[49] اور پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا[50] نئے احکام ہیں جس کو ملانے سے کبیرہ گناہوں کی تعداد گیارہ (11) ہو جاتی ہے۔

اسلام میں کبیرہ گناہ:

جیسا کہ پہلے ذکر کیا کہ اسلام میں جن گناہوں کو کبیرہ قرار دیا گیا ہے اس کی فہرست بے حد طویل ہے لیکن ایک حدیث میں سات ہلاکت خیز امور سے بچنے کا کہا گیا ہے جو کبیرہ گناہ ہی شمار ہوتے ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

> ''عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اجْتَنِبُوا السَّبْعَ المُوبِقَاتِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: «الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ اليَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ المُحْصَنَاتِ المُؤْمِنَاتِ الغَافِلاَتِ''[51]
>
> ''ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی باتوں سے دور رہو۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ کونسی باتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا اور اس جان کا ناحق مارنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور جہاد سے فرار یعنی بھاگنا اور پاک دامن بھولی بھالی مومن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔''

اس حدیث میں سات امور کو ہلاکت خیز قرار دیا گیا ہے۔ ان میں سے ان امور کی مختصر تشریح بمع دلائل حسبِ ذیل ہے جو یہودیت میں کبیرہ گناہ سمجھے جاتے ہیں:

1. **شرک:** شرک کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے۔ اس کا مرتکب ناقابلِ معافی ہے تاوقتیکہ وہ تائب ہو کر دائرہ ایمان میں داخل ہو جائے۔ ارشادِ باری تعالی ہے:"إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْمًا عَظِيمًا"[52] (اللہ بس شرک کو ہی معاف نہیں کرتا، اس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اللہ کے ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھہرایا اس نے تو بہت ہی بڑا جھوٹ باندھا اور بڑے سخت گناہ کی بات کی۔)[53]
2. **جادو کرنا۔** قرآن کریم نے جادو کو "کفر" سے تعبیر کیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

"وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ۔"[54]

"سلیمان علیہ السلام نے کبھی کفر نہیں کیا کفر تو ان شیاطین نے کیا جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیا کرتے تھے وہ پیچھے پڑے اس چیز کے جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر نازل کی گئی تھی، حالانکہ وہ جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تو پہلے صاف بتادیا کرتے تھے کہ "ہم صرف ایک آزمائش ہیں، تو کفر میں مبتلا نہ ہو"[55]

3. **قتل ناحق۔** کسی شخص کو قتل کرنا آخرت میں جہنم کی سزا کا مستحق بنا دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالی ہے:

"وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا"[56]

"رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اللہ کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے"[57]

اس حدیث میں ذکر کردہ باقی چار امور سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جہاد سے فرار ہونا اور پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا یہودیت کے نزدیک گناہ کبیرہ شمار نہیں ہوتے۔ اس لئے ان سے صرفِ نظر کرتے ہوئے باقی ماندہ امور کی طرف بڑھتے ہیں۔

زنا:

اسلام میں زنا کو کبیرہ گناہ سمجھا جاتا ہے اور اسے فحاشی اور براراستہ کہا گیا ہے[58]۔ اس پر ملنے والی سزاؤں میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی تخصیص کی جاتی ہے چنانچہ غیر شادی شدہ مرد و عورت کے لئے سو(100) کوڑوں کی سزا مقرر ہے[59] جبکہ شادی شدہ کے لئے رجم کی سزا مقرر کی گئی ہے[60] جس کے اثبات کے لئے گواہوں کے لئے کڑی شرائط رکھی گئی ہیں۔

لواطت:

لواطت سے مراد مردوں سے اپنی خواہش نفس کو پورا کرنا ہے۔ اس عمل کی شناعت بیان کرنے کے لئے قرآن کریم میں قومِ لوط پر آنے والے عذاب کا بارہا تذکرہ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں آنحضرت ﷺ سے اس عمل کے مرتکب فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دینے کا حکم روایت کیا گیا ہے۔[61] اسی طرح جانور سے بد فعلی کرنے پر بھی یہی حکم منقول ہے۔

والدین کو تکلیف پہنچانا اور برا بھلا کہنا:

قرآن کریم میں والدین کو "اف" تک کہنے سے منع کیا گیا ہے[62] چہ جائیکہ انھیں تکلیف پہنچائی جائے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے والدین کی نافرمانی کو کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ قرار دیا ہے۔[63] بعض احادیث میں دوسروں کے والدین کو گالی دینے والے کو اپنے والدین پر لعنت کرنے والے قرار دے کر "اکبر الکبائر" میں شمار کیا گیا ہے۔[64]

چوری کرنا:

اسلام میں چوری کبیرہ گناہ ہے اور قرآن کریم میں اس کی سزا قطع ید ذکر کی گئی ہے۔[65]

جھوٹی گواہی دینا:

جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے[66] بلکہ بعض احادیث میں اسے "اکبر الکبائر" قرار دے کر اس کی مذمت کی گئی ہے۔[67] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جہنم واجب کر دے گا۔"[68]

پڑوسی کے حقوق کا خیال نہ رکھنا:

اسلام میں پڑوسی کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے حتی کہ آنحضرت ﷺ کو جبرئیل امین نے پڑوسی کے حقوق کی ادائیگی کی اتنی زیادہ تاکید کی کہ آپ ﷺ کو یہ خیال آنے لگا کہ پڑوسی کو ورثاء میں شمار کر لیا جائے گا۔[69] آپ ﷺ نے اس شخص کے ایمان میں نقص بتلایا ہے جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔[70]

خدا کے ناموں میں سے کسی نام کو برا کہنا:

اللہ کے ناموں کا استہزاء در حقیقت اللہ کی ذات کا استہزاء ہے اللہ کے ناموں کو "الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ"[71] (خوبصورت ترین نام) قرار دیا گیا ہے اور ان ناموں کو برا سمجھنا ایمان میں خلل کا باعث بنتا ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: "يَكْفُرُ إِذَا وَصَفَ اللَّهَ تَعَالَى بِمَا لَا يَلِيقُ بِهِ، أَوْ سَخِرَ بِاسْمٍ مِنْ أَسْمَائِهِ"[72] (اس شخص کی تکفیر کی جائے گی جو اللہ کی طرف کسی ایسے وصف کو منسوب کرے جو اللہ کے لئے نامناسب ہے یا اللہ کے ناموں میں سے کسی نام کا مذاق اڑائے۔)

نتائج:

درج بالا بحث کے نتائج کو درج ذیل نکات کی صورت میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

1. اسلام اور یہودیت دونوں مذاہب میں اللہ کی نافرمانی کو گناہ تصور کیا جاتا ہے۔
2. اسلام اور یہودیت دونوں میں گناہِ کبیرہ کا تصور موجود ہے۔
3. یہودیت میں گناہِ کبیرہ ان گناہوں کو سمجھا جاتا ہے جن کی سزا موت ہے جبکہ اسلام میں گناہ کبیرہ کا تصور سزائے موت تک محدود نہیں۔
4. یہودیت میں کوڑوں کی سزا کا اطلاق صغیرہ گناہوں کے ارتکاب پر ہوتا ہے جبکہ اسلام میں اس سزا کا اطلاق کبیرہ گناہوں کے ارتکاب پر ہوتا ہے۔
5. یہودیت میں زنا کی رجم تک محدود نہیں بلکہ زانی کو مارنے کی مختلف صورتیں ہیں اور شادی شدہ اور غیر شادی شدہ دونوں کی سزا موت ہے جبکہ اسلام میں رجم کی سزا کا اطلاق صرف شادی شدہ افراد پر ہوتا ہے اور غیر شادی شدہ کے لئے کوڑوں کی سزا مقرر ہے۔
6. یہودیت اور اسلام دونوں میں بت پرستی اور اللہ کے ناموں کی اہانت گناہِ کبیرہ ہے لیکن یہودیت بت پرستی پر موت کی سزا تجویز کرتی ہے جبکہ اسلام میں "شرک" کے وسیع مفہوم کے تحت بت پرستی کی نفی کی گئی ہے اور اس کے مرتکب پر کسی دنیاوی سزا کا اطلاق نہیں ہوتا۔
7. اسلام میں چوری کی سزا قطع ید ہے جبکہ یہودیت میں چوری احکاماتِ عشرہ میں ذکر کی گئی ہے اور ان کی خلاف ورزی کو بڑے گناہوں میں شمار کیا جاتا ہے لیکن اس کی سزا موت نہیں ہے بلکہ جرمانہ ہے اس اعتبار سے یہ چھوٹے گناہوں میں شمار کی جائے گی۔

8. جادو دونوں مذاہب میں کبیرہ گناہ ہے لیکن یہودیت میں اس کی سزا موت ہے جبکہ اسلام میں اسے کفر قرار دیا گیا ہے اور اس کے لئے دنیا میں کوئی سزا مقرر نہیں ہے۔
9. والدین کو تکلیف پہنچانا دونوں مذاہب میں کبیرہ گناہ ہے۔ اسلام میں اس پر کوئی سزا مقرر نہیں البتہ اخروی مواخذہ ہو گا جبکہ یہودیت میں اس کی سزا رجم ہے۔
10. جھوٹی گواہی اور پڑوسی کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی دونوں مذاہب میں گناہِ کبیرہ ہے۔

حواشی وحوالہ جات:

[1] انسان کی مذہب سے وابستگی اس کی فطرت کا تقاضہ ہے جس سے انحراف اس کے لئے کسی صورت ممکن نہیں ہے۔ قرآن کریم اس حقیقت کو ان الفاظ میں واضح کرتا ہے: "فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ" (الروم،30:30) پس اپنا رخ دین کی طرف سیدھا کر، یہ اللہ کی وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی تخلیق کردہ فطرت میں کوئی تبدیلی (ممکن) نہیں۔

[2] نیکی وبدی کے اس تصور کی موجودگی کا تقاضہ تھا کہ ہر قوم وملت میں ایسے افراد موجود ہوں جو انھیں نیک وبد کے متعلق آگاہی فراہم کریں اور فطرت سے انحراف پر ان کے تخلیق کرنے والے کی ناراضگی اور ردِ عمل کے بارے میں بتائیں۔ ان افراد کو انبیاء ورسل سے تعبیر کیا گیا اور ان افراد کو اللہ کی جانب سے بالواسطہ یا بلاواسطہ ملنے والی کتب اور صحائف ان مذاہب کے پیروکاروں کی مذہبی کتب کہلائیں جن کی روشنی میں ان لوگوں نے اپنی زندگیوں کو دوبارہ فطرۃ اللہ پر لانے کی کوششیں کیں اور اپنی اعمال وافعال میں سے نیک وبد کی تمیز کرنے کے قابل ہوئے۔

[3] محمد عمیم الاحسان المجددی البرکتی، التعریفات الفقہیۃ، دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الاولی، 2003، ج:1، ص:16۔

[4] ابو ہلال حسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری، الفروق اللغویۃ، تحقیق: محمد ابراھیم سلیم، دار العلم والثقافۃ للنشر والتوزیع، مصر، ص:233۔

[5] البقرۃ،2:177۔

[6] عثمانی، محمد تقی، مفتی، آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ دار المعارف کراچی، مئی 2011۔

[7] البقرۃ، 2:189۔

[8] آسان ترجمہ قرآن۔

[9] آل عمران،3:92۔

[10] آسان ترجمہ قرآن۔

[11] ابو الحسن مسلم بن الحجاج القشیری، المسند الصحیح بنقل العدل عن العدل الی رسول اللہ ﷺ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تفسیر البر والاثم، حدیث نمبر:2553۔

[12] آپ کا نام ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مہران اسفرائینی ہے۔ مشہور شافعی عالم دین ہیں اور اپنے وقت کے مجتہدین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کے اساتذہ میں عبد الخالق بن ابوروبا، ابو بکر محمد بن عبد اللہ شافعی، محمد بن یزداد بن مسعود اور ابو بکر اسماعیلی وغیرہ شامل ہیں جبکہ ان کے شاگردوں میں ابو بکر بیہقی، ابو القاسم قشیری، ابو الطیب طبری، ابو السنابل وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کی تصانیف میں "جامع الحلي" اور "الرد علی الملحدین" مشہور ہیں۔ 418ھ میں نیشاپور میں فوت ہوئے۔ (الذہبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز، شمس الدین، (المتوفی:748ھ) مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، الطبعۃ الثالثۃ 1405ھ/1985م)، سیر اعلام النبلاء، ج:17، ص:354۔

[13] آپ کا نام ابو بکر محمد بن طیب بن محمد بن جعفر ہے۔ اشاعرہ کے چوٹی کے متکلمین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ بصرہ میں 338ھ میں پیدا ہوئے اور 403 ھ میں بغداد میں وفات پائی۔ آپ کی تصنیفات میں (إعجاز القرآن، الإنصاف، مناقب الأئمۃ، دقائق الکلام، الملل والنحل، ھدایۃ

المرشدین، الاستبصار، تمہید الدلائل، البیان عن الفرق بین المعجزۃ والکرامۃ، کشف اسرار الباطنیۃ اور التمہید فی الرد علی الملحدۃ والمعطلۃ والخوارج والمعتزلۃ شامل ہیں۔(الزرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس، الدمشقی، الاعلام، دار العلم للملایین، الخامسۃ عشر، مایو 2002 م، ج:6، ص:176۔)

14 آپ کا نام ابو الاسعد ہبۃ الرحمن بن عبد الواحد بن عبد الکریم بن ہوازن القشیری ہے۔ نیشاپور کے خطیب اور خراسان میں روایتِ حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔ آپ سے روایات نقل کرنے والوں میں ابن عساکر اور ابن السمعانی وغیرہ شامل ہیں۔ 546 ھ میں وفات پائی۔ (الاعلام للزرکلی، ج:8، ص:70۔)

15 آپ کا نام ابو بکر محمد بن حسن بن فورک اصفہانی ہے۔ شافعی فقیہ ہیں اور علم الکلام اور علم الاصول کے بہت بڑے عالم ہیں۔ سماعتِ حدیث بغداد اور بصرہ میں کی اور نیشاپور میں درسِ حدیث دیا اور وہیں 406 ھ۔ میں وفات پائی۔ ابن عساکر کے مطابق آپ کی تصنیفات کی تعداد سو ہے جن میں مشکل الحدیث وغریبہ، النظامی، الحدود، اسماء الرجال، التفسیر، حل الآیات المتشابہات، غریب القرآن، رسالۃ فی علم التوحید اور الإملاء فی الایضاح والکشف عن وجوہ الأحادیث الواردۃ شامل ہیں۔ (الاعلام للزرکلی، ج:6، ص:83۔)

16 الہیتمی، احمد بن محمد بن علی بن حجر، الزواجر عن اقتراف الکبائر، دار الفکر بیروت، الطبعۃ الاولی 1987م، ج:1، ص:7۔

17 الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج:1، ص:8۔

18 الحجرات، 49: 7۔

19 آسان ترجمہ قرآن۔

20 النجم، 53:32۔

21 آسان ترجمہ قرآن۔

22 النساء، 4:31۔

23 آسان ترجمہ قرآن۔

24 الدکتور موسی شاهین لاشین، المنہل الحدیث فی شرح الحدیث، دار المدار الاسلامی، الطبعۃ الاولی: 2002م، ج:4، ص:161۔

25 تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن تيمية الحراني (المتوفى: 728ھ)، مجموع الفتاوى، المحقق: عبد الرحمن بن محمد بن قاسم، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة النبوية، المملكة العربية السعودية، 1416ھ/1995م، ج:11، ص:651۔

26 تفصیلی بحث کے لئے دیکھیئے: الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج:1، ص:14۔

27 S. Lyonnet, Stanislas Lyonnet, Léopold Sabourin Sin, Redemption and Sacrifice, A Biblical and Patristic Study, Gregorian Biblical Bookshop, 1998, P: 16

28 یہودیت کے 613 احکامات "مثنا" سے ماخوذ ہیں جن کی ابتداء توحید سے ہوتی ہے اور عبادات و معاملات کے احکامات کے بیان کے بعد بادشاہ کے فرائض وواجبات اور جنگی احکامات پر ختم ہو جاتی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیئے:

Dan Cohn-Sherbok, JUADISM: History, Beliefs and Practice, Rout ledge 11 New Fetter Lane, London, 1st Edition 2003, P: 405-418.

29 Ronald L. Eisenberg, The 613 Mitzvot: A Contemporary Guide to the Commandments of Judaism, Schreiber Pub., 2005, P 1

30 William P. Lazarus, Mark Sullivan, Comparative Religion For Dummies, John Wiley & Sons, 2011, P251

[31] گناہوں کی اس تقسیم کا ذکر راقم کو ایک یہودی ربی کو کی گئی استفساری میل کے جواب میں موصول ہونے والی میل میں ہے جو راقم کے ان باکس میں محفوظ ہے۔

[32] Jacob Neusner, The Halakhah: An Encyclopedia of the Law of Judaism, Koninklije Brill NV, Leiden, The Natherlands, 2000, p: 190.

[33] دیکھیئے: پیدائش 14:17، خروج 19:12، احبار 2:17-5، احبار 10:20-17۔

[34] استثناء 2:25-3، خروج 20:21، مزید تفصیل کے لئے دیکھیں:

Amy Jill Levine and Marc Zvi Brettler, THE JEWISH ANNOTATED NEW TESTAMENT, New Revised Standard Version, Oxford University Press, USA, 2011, p: 367.

[35] Ronald L.Eisenberg, The 613 MITZVOTS, A Contemporary Guide to the Commandments of Judaism, Schreiber Publishing, Rockville, U.S.A, p: 54.

[36] خروج 1:22-4، استثناء 7:24۔

[37] " پس تم سبت کو مانو کیونکہ وہ تمہارے لیئے مقدس ہے۔ اور جو کوئی اس کو توڑے ضرور قتل کیا جائے اور جو کوئی اس مین کچھ کام کرے تو وہ شخص اپنی قوم میں سے خارج کیا جائے۔ چھ دن تم اپنا کام کاج کرو اور ساتواں دن آرام کا سبت خدا کے لیئے مقدس ہے۔ جو کوئی سبت کے دن کام کرے ضرور قتل کیا جائے۔ "(خروج 31:14-15)

[38] اور بنی اسرائیل سے خطاب کر کے کہہ کہ جس انسان نے اپنے خدا پر لعنت کی اس کا گناہ اس کے سر ہو گا اور جو کوئی بھی خداوند کے نام پر کفر بکے گا ضرور قتل کیا جائے گا ساری جماعت اسے ضرور سنگسار کرے خواہ وہ پردیسی ہو یا دیسی جس کسی نے بھی خداوند کے نام پر کفر بکا ضرور قتل کیا جائے گا "(احبار 15-16 :20)۔

[39] خروج 3:20۔

[40] خروج 4:20۔

[41] خروج 7:20۔

[42] خروج 8:20۔

[43] خروج 12:20۔

[44] خروج 13:20۔

[45] خروج 14:20۔

[46] خروج 15:20۔

[47] خروج 16,17:20۔

[48] چوری کو کبائر میں شمار کیا گیا ہے یا نہیں۔ اس بارے میں جاننے کے لئے ہمیں اس کی سزا کے بارے میں جاننا ہو گا۔ یہودیت میں چوری کے لئے "Ganav" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے اور اس کی سزا یہ ہے کہ چور چوری کردہ چیز کی دو گنی قیمت ادا کرے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے:

Thieves and Robbers: The Ganav and Gazlan in Jewish Law By: ASHER BENZION BUCHMAN http://www.hakirah.org/Vol22Buchman

[49] Barbara Binder Kadden and Bruce Kadden, TEACHING MITZVOTS, Concepts, Values and Activities, A.R.E. Publishing, Inc. Denver, Colorada, 2003, Chapter:37, p:223.

[50] TEACHING MITZVOTS, Concepts, Values and Activities, Chapter:8, p:107.

[51] البخاري، محمد بن إسماعيل، أبو عبد الله، الجعفي، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه، المحقق: محمد زهير بن ناصر الناصر، دار طوق النجاة، مصر، الطبعة الأولى، 1422ھ، کتاب الوصایا، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ اليَتَامَى ظُلْمًا، إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا}، حدیث نمبر: 2766۔

[52] النساء، 4:48۔

[53] آسان ترجمہ قرآن۔

[54] البقرۃ، 2: 102۔

[55] آسان ترجمہ قرآن۔

[56] النساء، 4:93۔

[57] آسان ترجمہ قرآن۔

[58] الاسراء، 17:32۔

[59] النور، 24:2۔

[60] مسلم، کتاب الحدود، باب رجم الثیب فی الزنی، حدیث نمبر: 1691۔

[61] أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني،: مسند الإمام أحمد بن حنبل، المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون، مؤسسة الرسالة، بیروت، الطبعة الأولى، 2001م، من مسند بني هاشم، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب عن النبي ﷺ، حدیث نمبر: 2727۔

[62] الاسراء: 23۔

[63] بخاری، کتاب الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر، حدیث نمبر: 5796۔

[64] بخاری، کتاب الادب، باب لایسب الرجل والدیہ، حدیث نمبر: 5973۔

[65] المائدۃ: 38۔

[66] بخاری، کتاب الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر، حدیث نمبر: 5976۔

[67] مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الکبائر واکبرھا، حدیث نمبر: 87۔

[68] ابن ماجۃ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجۃ، تحقیق: فواد عبد الباقی، دار إحیاء الکتب العربیۃ، کتاب الاحکام، باب شھادۃ الزور، حدیث نمبر: 2373۔

[69] بخاری، کتاب الادب، باب الوصاۃ بالجار، حدیث نمبر: 6015۔

[70] مسلم، کتاب الایمان، باب بیان تحریم ایذاء الجار، حدیث نمبر: 46۔

[71] الاعراف، 7:180۔

[72] لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخی، الفتاوی الھندیۃ، دار الفکر بیروت، الطبعۃ الثانیۃ، 1310ھ، ج: 2، ص: 258۔